قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

بدھ 08 ستمبر 2021ء | 30 محرم 1443 ہجری قمری | 08 تبوک 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:213

ارشاد باری تعالیٰ

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۲﴾

(الروم:22)

ترجمہ: اور اس کے نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ۔ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

فرمان خلیفہ وقت

جلسہ سالانہ برطانیہ 2011ء میں خواتین سے خطاب کے موقع پر آپ نے فرمایا:

’’عائلی مسائل جو ہمارے سامنے آتے ہیں اُن میں بسا اوقات کبھی عورت کی طرف سے اور کبھی مرد کی طرف سے یہ issue بہت اُٹھایا جاتا ہے کہ ہمارے ماں باپ یا بہن بھائیوں کو کسی ایک نے بُرا کہا۔ مرد یہ الزام لگاتا ہے کہ عورتیں کہتی ہیں، عورتیں الزام لگاتی ہیں کہ مرد کہتے ہیں کہ میرے ماں باپ کی برائی کی۔ اُن کو یہ کہا، اُن کو وہ کہا۔ اُن کو گالیاں دیں۔ تو یہ چیز جو ہے یہ تقویٰ سے دور ہے۔ یہ چیز پھر گھروں میں فساد پیدا کرتی ہے۔ پھر یہی نہیں بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہاں صرف الزام کی بات نہیں ہے بلکہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں اور بعض الزامات سچے بھی نکلتے ہیں کہ بچوں کو دادا دادی یا نانا نانی کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے قریبی رشتوں کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ بچوں کو اُن سے متنفر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تقویٰ سے بعید ہے۔ یہ تقویٰ نہیں ہے۔ تم تو پھر تقویٰ سے دور چلتے چلے جا رہے ہو۔ اس لئے اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو۔ ان آیات میں، پہلی آیت میں ہی اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو۔ ماں باپ صرف خود ہی خیال نہ رکھیں اپنے بچوں کو بھی ان رحمی رشتوں کا تقدس اور احترام سکھائیں۔ تب ہی ایک پاک معاشرہ قائم ہو سکتا ہے اور خود بھی اس کے تقدس کا خیال بہت زیادہ رکھیں کیونکہ ماں باپ کے نمونے جو ہیں وہ بچوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔‘‘

(خطاب فرمودہ 23 جولائی 2011ء برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ)

اس شمارہ میں

- عاقبت کی کچھ کرو تیاریاں (منظوم)
- احکام خداوندی
- نظام جماعت کی برکات اور ہمارا فرض
- This week with Huzoor

فرمانِ رسول ﷺ

آپؐ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لائے۔ نیز فرماتی ہیں کہ آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپؐ نے منہ پر کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے ہی رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرتؐ نے اپنے کسی خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

(شمائل الترمذی،باب فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

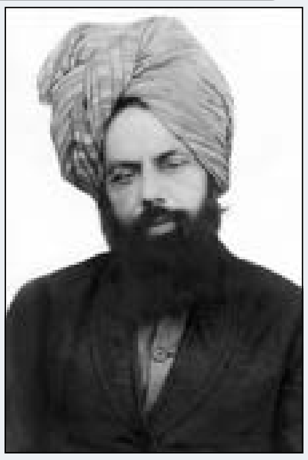

مغلوب الغضب سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مَردوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے۔ پس اگر وہی بداثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بداثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے مثلاً ایک قوت غضبی ہے۔ جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 208 ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پُورا جنون ہو سکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 126-127 ایڈیشن 1984ء)

دربارِ خلافت

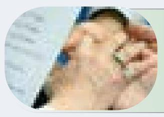

فسادسے بچو، اور نفسانی جوش سے مغلوب مت ہو؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر فساد سے بچنے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:

’’تمہیں چاہیے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے اُن سے دنگہ یا فساد مت کرو بلکہ اُن کے لیے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو مَیں اس امر کے لیے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سُن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو......

جب مَیں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو مَیں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے۔ بلکہ مَیں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے (اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجھے لوگ گندی گالیاں دیں) کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کردو۔ تم اس کا فیصلہ نہیں کرسکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 157۔ ایڈیشن 2003ء) (دشمنوں کے مقابلے میں۔ اور یہی پاکستان میں احمدیوں کو بار بار کہا جاتا ہے کیونکہ وہاں اب لوگوں نے غلیظ قسم کی گالیوں کی انتہا کر دی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیتے ہیں۔ اور اس کا صرف حل یہی ہے کہ دعائیں کی جائیں اور بہت دعائیں کی جائیں۔)

پھر آپ نفسانی جوشوں سے بچنے کے لئے فرماتے ہیں:

’’وہ بات مانو جس پر عقل اور کانشس کی گواہی ہے اور خدا کی کتابیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں۔‘‘

فرمایا ’’زنا نہ کرو، جھوٹ نہ بولو اور بدنظری نہ کرو اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کی راہوں سے بچو۔ اور نفسانی جوشوں سے مغلوب مت ہو اور پنج وقت نماز ادا کرو کہ انسانی فطرت پر پنج طور پر ہی انقلاب آتے ہیں اور اپنے نبی کریم کے شکر گزار رہو، اُس پر درود بھیجو، کیونکہ وہی ہے جس نے تاریکی کے زمانے کے بعد نئے سرے خداشناسی کی راہ سکھلائی۔‘‘

(ضمیمہ تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 525)

(خطبہ جمعہ 23 / مارچ 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

عاقبت کی کچھ کرو تیاریاں

چل رہی ہیں زندگی پر آریاں
ہو رہی ہیں موت کی تیاریاں
آتقیا اور اشقیا سب چل بسے
اپنی اپنی یاں بُھگت کر باریاں
خاتمہ کا فکر کر لے اے مریض
پیشرو ہیں مرگ کی بیماریاں
جب فرشتہ موت کا گھر میں گھسا
ہو گئیں بے سود آہ و زاریاں
زندگی تک کے ہیں یہ سب جاں نِثار
سانس چلنے تک کی ہیں سب یاریاں
جیتے جی جتنا کوئی چاہے بنے
بعد مُردن ختم ہیں عیاریاں
حَشر میں پُرسِش ہے بس اَعمال کی
کام آئیں گی نہ رِشتہ داریاں
کس نشے میں جھومتا پھرتا ہے تُو
رنگ لائیں گی یہ سب مَے خواریاں
کھینچ کر لے جائیں گی سوئے سَقَر
نفسِ اَمّارہ کی بد کرداریاں
طائرِ جاں جب قفس سے اڑ گیا
ساتھ ہی اڑ جائیں گی طرّاریاں
چاہیئے فکرِ حسابِ آخرت
عاقبت کی کچھ کرو تیاریاں

بخار دل صفحہ 64

قدسیہ نوروالا۔ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 7

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

نماز جمعہ کے بارے میں احکام

نماز جمعہ کے لئے جلدی جانے کا حکم

- یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ۔

(الجمعہ: 10)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو۔

خرید و فروخت چھوڑ کر نماز جمعہ پر حاضر ہونا

- وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ۔

(الجمعہ: 10)

اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد فضل الٰہی کی تلاش میں زمین میں پھیلنا

- فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ۔

(الجمعہ: 11)

پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو۔

صلوٰۃ الخوف کے بارے میں احکام

نماز خوف کی ادائیگی

- فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا اَوۡ رُکۡبَانًا۔

(البقرہ: 240)

پس اگر تمہیں کوئی خوف ہو تو چلتے پھرتے یا سواری کی حالت میں ہی (نماز پڑھ لو)۔

صلوٰۃ الخوف کا طریق

- وَ اِذَا کُنۡتَ فِیۡہِمۡ فَاَقَمۡتَ لَہُمُ الصَّلٰوۃَ فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَۃٌ مِّنۡہُمۡ مَّعَکَ وَ لۡیَاۡخُذُوۡۤا اَسۡلِحَتَہُمۡ ۟ فَاِذَا سَجَدُوۡا فَلۡیَکُوۡنُوۡا مِنۡ وَّرَآئِکُمۡ ۪ وَ لۡتَاۡتِ طَآئِفَۃٌ اُخۡرٰی لَمۡ یُصَلُّوۡا فَلۡیُصَلُّوۡا مَعَکَ وَ لۡیَاۡخُذُوۡا حِذۡرَہُمۡ وَ اَسۡلِحَتَہُمۡ۔

(النسآء: 103)

اور جب تو بھی ان میں ہو اور تو انہیں نماز پڑھائے تو ان میں سے ایک گروہ (نماز کے لئے) تیرے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ اور چاہیے کہ وہ (مجاہدین) اپنا اسلحہ ساتھ رکھیں پس جب وہ سجدہ کر لیں تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ آ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پھر وہ تیرے ساتھ پڑھیں اور وہ اپنے بچاؤ کے سامان اور ہتھیار ساتھ رکھیں۔

صلوٰۃ الخوف میں اپنے بچاؤ کی تمام تدابیر بروئے کار لانا

- وَ لَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اِنۡ کَانَ بِکُمۡ اَذًی مِّنۡ مَّطَرٍ اَوۡ کُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤی اَنۡ تَضَعُوۡۤا اَسۡلِحَتَکُمۡ ۚ وَ خُذُوۡا حِذۡرَکُمۡ۔

(النسآء: 103)

اور اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی مشکل ہو یا تم بیمار ہو، تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے ہتھیار اتار دو اور اپنا بچاؤ (بہر حال) اختیار کئے رکھو۔

صلوٰۃ الخوف کی ادائیگی کے بعد ذکر الٰہی

- فَاِذَا قَضَیۡتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ۔

(النسآء: 104)

پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔

- فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ۔

(البقرہ: 240)

پھر جب تم امن میں آ جاؤ تو پھر (اسی طریق پر) اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے۔ جو تم (اس سے پہلے) نہیں جانتے تھے۔

دوران جہاد نمازیں قصر کرنے کا حکم

- وَ اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِی الۡاَرۡضِ فَلَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوۃِ۔

(النسآء: 102)

اور جب تم زمین میں (جہاد کرتے ہوئے) سفر پر نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کر لیا کرو۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا أَكْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا

(جامع ترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ باب دعاء اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیكَ حدیث 3502)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے درمیان تو اپنا اتنا خوف بانٹ دے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔ اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو۔ اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں، اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی کرتا ہے اس کے برخلاف تو ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی ابتلا کے آنے سے بچا۔ اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

یہ سید و مولیٰ، مقدس الانبیاء، خیر البشر پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی کسی مجلس سے اپنے صحابہ کے لیے یہ دعا کیے بغیر اٹھے ہوں (مندرجہ بالا دعا)۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

مولانا نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن

نظام جماعت کی برکات اور ہمارا فرض

تقریر بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء

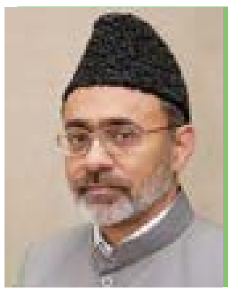

وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا ۪ وَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَ کُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ۔

(آل عمران:104)

ترجمہ: اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

جماعت اُن افراد کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو ایک امام کی ماتحتی میں متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہوں اور ایک متحدہ پروگرام کے مطابق کام کر بھی رہے ہوں۔

ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب اسّی کروڑ سے زائد ہے۔

لیکن کیا اِس وقت دنیا کے مسلمان کسی ایک شخص کے ماتحت ہو کر اور آپس میں مل کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں؟

یا ان کا کوئی متحدہ پروگرام ہے؟

جماعت احمدیہ مسلمہ سے باہر دوسرے مسلمان کہلانے والے فرقوں پر نظر ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ وہ اتنے فرقوں اور گروہوں میں بٹ چکے ہیں اور ان کے درمیان ایسے شدید اختلاف پائے جاتے ہیں کہ ان کے باہمی اتحاد کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ اور اس عدمِ اتّفاق اور تفرقہ و اختلاف کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان غیروں کے رحم و کرم پر ہیں اور یوں لگتا ہے کہ ذلّت و مسکنت ان کے ساتھ لازم کر دی گئی ہے۔ وہ مختلف سیاستوں میں بٹے ہوئے اور الگ الگ حکومتوں میں تقسیم ہیں۔ اُن میں باہمی اتحاد کی ہر کوشش مزید افتراق پر منتج ہوتی ہے۔ اُن میں سب کی آواز کو ایک جگہ جمع کرنے والی کوئی طاقت نہیں۔

جہاں تک متحدہ پروگرام کا تعلق ہے تو ان غیر احمدی مسلمانوں کا کوئی متحدہ پروگرام بھی نہیں۔ نہ سیاسی، نہ تمدّنی، نہ مذہبی۔ غرض پروگرام کے لحاظ سے بھی غیر احمدی مسلمان ایک جماعت نہیں۔ وہ انسانوں کا ایک انبوہِ عظیم تو کہلا سکتا ہے لیکن انہیں ایک جماعت نہیں کہا جا سکتا۔

کہنے کو تو عالم اسلام میں وحدت پیدا کرنے کے لئے 'رابطہ' جیسی تنظیمیں بھی موجود ہیں اور اتحاد بین المسلمین کے نام پر بھی کئی نام نہاد جماعتیں قائم ہیں۔ لیکن حقیقی وحدت عنقا ہے۔ زبانوں پر اتّفاق، اتّفاق ہے۔ مگر دل باہمی بُغض، کینے اور نفرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ تَحۡسَبُہُمۡ جَمِیۡعًا وَّ قُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی کا مضمون ان پر صادق آتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک گروہ کا دائرہ عمل محدود ہے اور قوتِ عمل مفقود۔

آج رُوئے زمین پر خلافت حقّہ اسلامیہ سے وابستہ صرف جماعت احمدیہ ہی وہ واحد عالمی جماعت ہے جو ایک امام اور خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر بیعت کر کے للّٰہی محبت اور حقیقی اسلامی وحدت کی لڑی میں اس طرح پروئی ہوئی ہے کہ خلیفۂ وقت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اور ایک ہی وجود کے دو زاویے۔ اُن کا باہمی اِتّحاد اور اِتّصال اور تعلق بڑا گہرا، مضبوط اور مستحکم ہے۔

آج تمام عالَم میں جماعت احمدیہ ہی ایک جماعت ہے جو 213 ممالک میں پھیلی ہوئی ہونے کے باوجود ایک جمعیت رکھتی ہے، ایک مرکز رکھتی ہے اور دُور دُور پھیلے ہوئے احمدیوں کے دل بھی آپس میں اس طرح جُڑے ہوئے ہیں کہ گویا وہ ایک ہی وجود کے مختلف اعضاء ہیں۔ دنیا کے کسی ملک میں کسی احمدی کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور اس تکلیف کی خبر جب دنیا میں پھیلتی ہے تو ساری جماعت اس تکلیف میں شریک ہوتی اور اس کے ازالہ کے لئے اپنے امام کی ہدایت کے تابع متحرّک ہو جاتی ہے۔ یہ للّٰہی اُلفت و محبّت اور ہمدردی و اُخوّت اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈالی ہے۔ یہ وہ دولت ہے جو زمین و آسمان کے خزانوں کے عوض بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ باہمی محبّت و مودّت کا یہ رشتہ جماعت کا سرمایہ بھی ہے اور جماعت کی ناقابل تسخیر طاقت بھی۔

جماعت احمدیہ کا نظام ملکی، قومی یا علاقائی حدود میں مقید نہیں۔ یہ جماعت نہ مشرقی ہے، نہ مغربی۔ بلکہ رحمۃ للعالمین ﷺ کے فیضان سے اور آپ ﷺ کی دی ہوئی بشارات کے طفیل قائم ہونے والی ایک عالمی جماعت ہے۔ اس کا دائرہ کار اور دائرہ فیض تمام ملکوں اور سب قوموں اور سارے زمانوں کے لئے ہے۔

جماعت احمدیہ کا نظام ہر قسم کے قومی و نسلی تفاخر، لِسانی تعصبات اور اَمارت و غربت کے امتیازات سے پاک، حقیقی اسلامی مساوات پر قائم ہے۔ یہاں کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، یا کسی اَسۡوَد کو اَحۡمَر پر یا اَحۡمَر کو اَسۡوَد پر محض اپنی قومیت یا زبان یا رنگ و نسل کی بنا پر کوئی فضیلت نہیں دی جاتی بلکہ اِس نظام میں وجہِ فضیلت صرف تقویٰ ہے۔ چنانچہ اس نظام میں آپ کو ہزارہا ایسے احمدی دکھائی دیں گے جو اگرچہ دنیوی لحاظ سے کوئی غیر معمولی علم و فضل اور وجاہت یا مال و دولت اور شان و شوکت نہیں رکھتے لیکن اپنے اخلاص اور فدائیت اور دین سے محبّت اور تقویٰ و صلاحیّت کی وجہ سے جماعت کے اندر خدمت کے مقاماتِ محمودہ پر فائز ہیں۔

پروگرام کے لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ مُسلمہ ہی ایک متحدہ پروگرام رکھتی ہے۔ اس کا دائرہ کار تمام دنیا ہے اور دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے صرف یہی ایک جماعت ہے جو اپنے امام کے تابع اپنی تمام قوتیں صَرف کرتے ہوئے نہایت درجہ منظّم طور پر کامیابی و کامرانی کے ساتھ ایک مقدّس جہاد کر رہی ہے۔

یہ نظامِ خلافت کی ہی برکت ہے کہ ساری دنیا کے احمدی مسلمان جو نظامِ جماعت سے وابستہ ہیں باوجود رنگوں اور نسلوں کے اختلاف کے، سبھی ایک ہی رنگ یعنی رنگِ تقویٰ سے آراستہ ہیں اور باوجود مختلف قوموں اور مختلف زبانوں کے خدا تعالیٰ کی توحید کے تابع اِس طرح مومنانہ اُخوّت میں پروئے گئے ہیں کہ گویا ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اُن کی سوچ کے دھارے اپنے امام کی سوچ کے تابع ایک ہی طرف بہتے ہیں۔ اور اُن کے قدم ایک ہی منزل کی طرف بڑھتے ہیں جو تمام دنیا میں خدا تعالیٰ کی سچی اور خالص اور چمکتی ہوئی توحید کے قیام اور حجت اور برہان اور آسمانی روشن نشانات کے ذریعہ عالمگیر غلبۂ اسلام کی منزل ہے۔

احمدیت کسی سوسائٹی کا نام نہیں جو ایک اصلاحی پروگرام کے ماتحت قائم کی گئی ہو۔ اور نہ وہ دنیا کے نظاموں میں سے ایک نظام ہے جس کا مقصد کسی خاص سکیم کا اجراء ہو۔ بلکہ یہ ایک خالصۃً الٰہی تحریک ہے جو اُسی طریق اور منہاج پر قائم کی گئی ہے جس طرح قدیم سے الٰہی سلسلے قائم ہوتے آئے ہیں۔ اور اصولی رنگ میں اس کا وہی نظام ہے جو ہر الٰہی سلسلہ کا ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ جب بھی بنی نوع انسان اپنے خالق و مالک کو بھلا کر ضلالت اور گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹک جاتے ہیں تو وہ زمانے کو تاریک اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے ان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اپنے کسی بندے کو منتخب کر کے، جو اُس کی نظر میں سب سے زیادہ متقی اور پارسا ہوتا ہے، منصب نبوّت پر فائز فرماتا ہے تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاق اور ایمانی سچائی کو قائم کرے۔

ہمارا یہ ایمان ہے کہ اِس زمانہ میں جب کہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالَم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق سیّد الاوّلین والآخرین، خاتم النبیین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل پیروی اور آپؐ کی مُہرِ خاتمیت کے فیض سے ظلّی و بروزی طور پر اُمّتی نبوت کے مقام کو پانے والے، آپؐ کے غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحی و الہام کے تابع سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

پس یہ جماعت چشمۂ نبوت سے سیراب اور اُن تمام برکات سے فیضیاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّتی نبی کے ساتھ وابستہ فرما رکھی ہیں۔ یعنی اِس زمانہ میں ایک دفعہ پھر بڑی شان کے ساتھ محمدیؐ فیوض و برکات کا دروازہ کھولا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تو اِس جماعت کے قیام کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین، یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور اُن کا اِتّفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ اور نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا

ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اِس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبّت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 561۔562)

آپؑ نے فرمایا۔

’’بیعت سے اصل مدّعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو۔‘‘

(ضرورت الامام، روحانی خزائن جلد 13۔ صفحہ 498)

چنانچہ آپ کی قوت قدسیہ، دردمندانہ دعاؤں، اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید سے، اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ کی مصداق اور آنحضرت ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی مثیل اور ان کے ہم رنگ سعید فطرت اور تقویٰ شِعار لوگوں کی جماعت وجود میں آئی جنہوں نے اُن تمام برکات سے حصہ پایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے وجود کے ساتھ وابستہ کی گئی تھیں۔ اُنہوں نے خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بہ تازہ تائیدات سے نُور اور یقین کو پایا۔ اُنہوں نے خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور قطعِ رِحم وغیرہ کے صدمات بھی اٹھائے مگر اُن کے ایمان متزلزل نہیں ہوئے اور ان کے پایۂ ثبات میں کوئی لغزِش نہیں آئی۔

الٰہی جماعت کا طُرّۂ امتیاز یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ایک واجب الاطاعت امام کے تابع ہوتی ہے۔ امام کے بغیر جماعت کا تصوّر ہی غلط ہے۔ جب تک نبی زندہ ہے نبی اُن کا امام ہوتا ہے اور نبی کی وفات کے بعد اُس کا خلیفہ ان کا امام ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کا نظام ’’خلافت علیٰ منہاج نبوت‘‘ پر اُستوار ہے۔ خلیفۂ وقت اِس نظام کا مستقل اور مرکزی نقطہ ہے۔ وہ اِس کا دل اور اِس کا دماغ ہے۔ اِس کا مرکز و محور اور اِس کی رُوحِ رواں ہے۔

یاد رہے کہ یہ خلافت انسانوں کی بنائی ہوئی نہیں۔ بلکہ اِسے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت 56 میں مذکور اپنے وعدے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بشارت ثُمَّ تَکُوۡنُ الۡخِلَافَۃُ عَلٰی مِنۡهَاجِ النُّبُوَّۃِ کے مطابق قائم فرمایا ہے۔

یہ خلافتِ حقّہ وہ عظیم الشان اور بابرکت، پاک اور مقدس، روحانی سِیادت و اِمامت ہے جسے آسمانی تائیدات حاصل ہیں اور جس کی برَکت سے ہم اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کے تازہ بہ تازہ نشانات کو دیکھتے اور اُن سے اپنے ایمانوں میں تقویت حاصل کرتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اِس سلسلہ کے قیام سے وابستہ جو خواہش تھی کہ اس کے افراد ایسے ہوں جو ’’اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔‘‘

ہمارا مشاہدہ اور روز مرّہ کا تجربہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی یہ مبارک خواہش خلافتِ حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے تابع قائم نظامِ جماعت کے ذریعہ بڑی عظمت اور شان سے پوری ہو رہی ہے۔

تمکنتِ دینِ اسلام اور خدمت انسانیت کے ان کاموں کی تفصیل تو بہت طویل اور سو سال سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔

اِس وقت نہایت اختصار کے ساتھ صرف چند امور کا ذکر کرتا ہوں۔

آج مِنَصّۂ عالم پر مُسلم جماعت احمدیہ عالمگیر ہی وہ واحد جماعت ہے جسے تنِ تنہا دنیا کی 76 زبانوں میں مکمل قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کی توفیق اور سعادت حاصل ہے اور یہ سلسلہ بتدریج آگے بڑھ رہا ہے۔

خدا تعالیٰ کی سچی توحید اور حقیقی عبادت کے قیام کے لئے مساعی کے تحت ہزارہا مساجد تعمیر کی جاچکی ہیں اور ہر سال ان میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

قرآنی حقائق و معارف پر مشتمل تفاسیر، احادیث نبویہ اور مختلف اسلامی موضوعات پر مشتمل نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا لٹریچر دنیا کی کم و بیش 125 زبانوں میں طبع ہو چکا ہے اور مزید زبانوں میں تراجم کا سلسلہ جاری ہے۔

مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے جماعتی اخبارات و رسائل کے علاوہ، جماعتی ویب سائٹس، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے، اور اسی طرح مختلف EXHIBITIONS اور بُک فیئرز میں شامل ہو کر، اور بک اسٹالز لگا کر، اور انفرادی طور پر ذاتی رابطوں کے ذریعہ اور بہت سے مقامات پر گھر گھر جا کر داعیان الیٰ اللہ کے ذریعہ اسلام کا پیغام بڑے وسیع پیمانے پر پہنچایا جا رہا ہے۔

اسی غرض سے مبلغین و معلمین اور واعظین و مربیان کی تیاری کے لئے جامعات کا ایک مربوط عالمی نظام قائم ہے۔

پھر کئی ممالک میں جماعت کے قائم کردہ ریڈیو اسٹیشنز کے علاوہ، ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے آٹھ چینلز کے ذریعہ روزانہ 24 گھنٹے، دنیا کے تمام برّاعظموں میں، مختلف زبانوں میں، اسلام کی تبلیغ کا کام جاری ہے۔

الغرض اسلام احمدیت کا تعارف غیر معمولی طور پر دنیا کے ہر طبقے میں، ہر سطح پر ہو رہا ہے اور صرف عوام الناس ہی نہیں بلکہ دنیا کی حکومتوں کے سرکردہ لوگوں اور اَیوانوں میں بھی یہ پیغام نہایت ہی موثر رنگ میں پہنچ رہا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے قبولیت بھی حاصل ہو رہی ہے اور ہر سال لاکھوں افراد حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا:

’’یہ خلافت کی ہی برکت ہے کہ تبلیغ اسلام کا وہ کام جو اِس وقت دنیا میں کوئی اور جماعت نہیں کر رہی، صرف جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اکتوبر 1956ء)

آپ نے فرمایا:

’’تم دیکھ لو ہماری جماعت کتنی غریب ہے لیکن خلافت کی وجہ سے اسے بڑی حیثیت حاصل ہے اور اس نے وہ کام کیا ہے جو دنیا کے دوسرے مسلمان نہیں کر سکتے۔‘‘

اسی طرح خلافت احمدیہ کے زیر ہدایت و نگرانی جماعت میں ہمدردی بنی نوع انسان اور خدمت خلق کے متعدد منصوبے اور تحریکات جاری ہیں۔

چنانچہ متعدد غریب اور پسماندہ ممالک میں بیسیوں تعلیمی و طبّی ادارے، اسپتال اور کلینکس اور ہومیوپیتھک ڈسپنسریز قائم ہیں۔

اسی طرح یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے دارالاکرام جیسے ادارے موجود ہیں۔

اسی طرح مختلف قدرتی آفات، زلازل، سیلاب، قحط اور وباؤں کے موقع پر، یا جنگوں یا دیگر حوادث کے نتیجہ میں متاثرین کی امداد کے لئے ہمیشہ نظامِ جماعت خدمتِ انسانیت میں پیش پیش ہوتا ہے۔

خدمت خلق کے لئے جماعت کی قائم کردہ تنظیم Humanity First یو این او کے کئی اداروں کے علاوہ دنیا کے 60 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے اور اس کے تحت بھی سکولوں اور اسپتالوں کی تعمیر، میڈیکل کیمپس کے قیام، مستحق طلباء کے لئے تعلیمی وظائف، اسی طرح مختلف ہنر سکھانے کے ادارے اور Water for life , Feed a Village, Orphan Care, Food Banks, Gift of Sight,Disaster relief وغیرہ متعدد پراجیکٹس جاری ہیں۔

اسی طرح احمدی آرکیٹیکٹس اور انجنیئرز کی ایسوسی ایشن اور جماعت کی ذیلی تنظیموں کے تحت بھی خلیفۂ وقت کی زیر ہدایت خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت کے بہت سے کام ہو رہے ہیں جن سے ہر سال لاکھوں افراد مستفید ہوتے ہیں۔

الغرض اشاعتِ اسلام اور خدمتِ بنی نوع انسان کے لئے خلیفہ وقت کی طرف سے جو بھی منصوبے اور پروگرام جماعت کے سامنے رکھے جاتے ہیں افرادِ جماعت ان پر والہانہ لَبَّیۡك کہتے ہیں۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے جان، مال، وقت اور عزّت کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے اور نہایت روشن اور درخشندہ قربانیوں کی زرّیں داستانیں رقم کرتے ہوئے قرب الٰہی کی منازل طے کرتے چلے جاتے ہیں۔

احمدیت سے باہر دیگر مسلمانوں میں مروّج تراجمِ قرآن کریم اور تفاسیر اور احادیث کی تشریحات میں کئی ایسی باتیں ملتی ہیں جو قرآنی تعلیمات کے منافی اور اس سے متصادم ہیں اور ان میں ایسے اعتقادات اپنائے گئے ہیں جو قرآن مجید کے محکمات کے خلاف ہیں۔ مثلاً بعض لوگ قرآن مجید میں نسخ کے قائل ہیں۔ بعض حدیث کو قرآن پر قاضی قرار دیتے ہیں۔ اُن کی کتب میں اللہ تعالیٰ کی ہستی، ملائکۃ اللہ، انبیاء کرام علیہم السلام، جنّ و شیطان، تقدیر، بعث بعد الموت، نعمائے جنت وغیرہ امور سے متعلق ایسی باتیں درج ہیں جو بہت ہی مضحکہ خیز، توہین آمیز اور عقل، تاریخ، مشاہدہ اور حقائقِ ثابتہ کے صریح مخالف ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے اور حضرت مسیح موعودؑ اور نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت سے وابستگی کی برکت ہے کہ ہمیں قرآن و حدیث میں مذکور احکامات و تعلیمات کا صحیح فہم و اِدراک حاصل ہوتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کی بیان فرمودہ تفاسیرِ قرآن اور احادیث نبویہ کی تشریحات، حق و حکمت سے پُر، نہایت درجہ بصیرت افروز، اطمینان بخش، قلوب و اذہان کو نورِ معرفت سے روشن کرنے والی اور قرآن و حدیث کی عظمت کو ظاہر کرنے والی ہیں۔

پھر یہ نظامِ جماعت ہی کی برکت ہے کہ غیر احمدی مسلمانوں میں تعویذ گنڈوں، پیر پرستی، قبروں پر سجدے کرنے، پیدائش اور وفات، خوشی و غمی اور شادی بیاہ وغیرہ مواقع پر رائج بہت سی بدعات اور فضول اور بیہودہ رسومات سے ہم محفوظ ہیں۔ اور جماعت احمدیہ مسلمہ میں خلافت کے تابع ایک ایسا نظام قائم ہے جو مسلسل اس بات کی نگرانی اور رہنمائی کرتا ہے کہ کوئی احمدی ان لغویات میں نہ پڑے اور اس کا قدم صراطِ مستقیم سے دُور نہ ہو بلکہ وہ قرآن و سنّت کی تعلیمات کے عین مطابق ہمیشہ توحیدِ خالص پر قائم رہتے ہوئے ایک سچا اور حقیقی مسلمان بنے۔

احمدیت سے باہر دوسرے مسلمان بہت سے فروعی معاملات مثلاً نماز میں رفع یدین، آمین بالجہر، سینے پر ہاتھ باندھنے، شلوار یا تہبند وغیرہ کے ٹخنوں سے اوپر ہونے وغیرہ امور کے بارہ میں اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے کی تکفیر بازی اور مرنے مارنے پر اتر آتے ہیں۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود امام مہدی، حَکم وعدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت اور نظامِ خلافت سے وابستگی کی برکت سے ہم ایسے تمام فتنوں اور شوروشر سے محفوظ و مصئون ہیں۔ اور ہر مسئلے کے حل کے لئے اور اللہ و رسول کے احکامات کی حقیقی روح کو سمجھنے کے لئے مسلسل ہمیں ایک رہنمائی میسر ہے۔

بظاہر یہ باتیں معمولی دکھائی دیتی ہیں لیکن اگر آپ غیر احمدیوں کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ وہ بیچارے کس قسم کی جہالتوں میں مبتلا ہیں اور کس طرح ان باتوں نے ان کی زندگیوں کو عملاً جہنم بنا رکھا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر فرمایا:

"آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے اور ہم دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جون 2006ء)

پس نظام جماعت کی ایک بہت بڑی برکت یہ ہے کہ ہم ایک والی رکھتے ہیں۔ ہمارا ایک امام ہے جو خداداد تقویٰ اور بصیرت اور نورِ فراست سے افراد جماعت پر گہری نظر رکھتا ہے۔ ہمارے امام افراد جماعت کو ہر قسم کی معاشرتی و اخلاقی کمزوریوں اور سماجی برائیوں سے بچاؤ اور دنیا میں پھیلے ہوئے مختلف امراض جسمانی و روحانی سے حفاظت اور ہر قسم کی آفات و مصائب سے بچانے اور اصلاح نفوس کے لئے نہ صرف بار بار توجہ دلاتے اور اس غرض کے لئے قرآن و سنّت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں تفصیل سے رہنمائی عطا فرماتے ہیں بلکہ افرادِ جماعت کو جادۂ مستقیم پر قائم رکھنے کے لئے بارگاہِ اَحدیّت میں اپنی متضرّعانہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ نظام جماعت میں قائم متفرق شعبہ جات کو متحرّک کرتے اور عملی اقدامات بھی فرماتے ہیں۔

چنانچہ احمدیت کی عالمی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی بارہ میں توجہ دلائی جاتی ہے تو فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ کے مصداق، مومنینِ خلافت کی طرف سے اپنی حالتوں کو سنوارنے اور کمزوریوں کو دُور کرنے کے لئے ایک مقدس جہاد شروع ہو جاتا ہے اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں اور توجہ اور بابرکت تعلیمی و تربیتی پروگراموں اور دردمندانہ نصائح اور ہمدردی اور پاکیزہ صحبت کے نتیجہ میں افرادِ جماعت کے دلوں میں تقویٰ کا بیج تیزی سے نشوونما پاتا ہے۔ اور جماعت اپنے کریمانہ اخلاق، اپنی عبادات اور جذبہ اطاعت اور خدمتِ خلق اور ہمدردی بنی نوع انسان اور اخلاص و ایثار اور انفاق فی سبیل اللہ جیسے اوصاف حسنہ میں نئی بلندیوں کو سر کرتی ہے اور اسے دوسروں کے مقابل پر ایک نمایاں امتیاز اور روشن فرقان عطا ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر یہ بھی فضل اور احسان ہے کہ جب خلیفۂ وقت کی کسی مضمون کی طرف توجہ ہوتی ہے تو وہ اگر اصلاحی پہلو ہے تو جماعت کا بڑا حصہ اصلاح کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7فروری 2014ء)

بلاشبہ اس زمانہ میں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی عظیم نعمت اور برکت ہے جو صرف احمدیت سے خاص ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا جماعت پر یہ بھی احسان ہے کہ جماعت کی برکت سے، ایک نظام کی برکت سے ہمیں جماعتی اور ذیلی تنظیموں کا نظام میسّر ہے۔ تربیتی کلاسیں ہیں۔ اجتماع ہیں، جلسے وغیرہ ہوتے ہیں جہاں بچوں کی تربیت کا انتظام بھی ہے۔ لیکن یہاں بھی وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو بچوں کو اجلاسوں وغیرہ میں بھیجیں اور جن کا نظام کے ساتھ مکمل تعاون ہو اور جو اپنے بچوں کو نظام کے ساتھ، مسجد کے ساتھ، مشن کے ساتھ مکمل طور پر جوڑ کے رکھتے ہیں.... اس لئے غلط ماحول سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کو جماعتی نظام کے ماحول کے باندھ کر رکھیں۔"

(الازھار لذوات الخمار، جلد سوم حصہ اول صفحہ 10)

نظام خلافت سے وابستگی کی ایک عظیم برکت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرر کردہ خلیفہ پر اپنی مشیّت کو ظاہر فرماتا ہے اور اُس کے مطابق وہ قدم قدم پر جماعت کی رہنمائی کرتے ہیں۔

جماعت کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی جماعت کے خلاف کوئی یورش بپا کی گئی خواہ وہ فتنہ انکارِ خلافت کی صورت میں ہو یا 1934ء میں احرار کی طرف سے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے ارادوں سے حملہ آور ہونے یا 1953ء میں پاکستان میں احمدیوں کے خلاف فسادات کی آگ بھڑکانے یا 1974ء میں قومی اسمبلی کے فیصلے کی آڑ میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے یا 1984ء میں احمدیوں کے بنیادی انسانی و مذہبی حقوق کو سلب کرنے اور احمدیت کو (نعوذ باللہ) ایک کینسر قرار دے کر جڑ سے اکھاڑ ڈالنے کی تعلّی پر مشتمل ایک فوجی آمر کی طرف سے نہایت ظالمانہ آرڈی نینس کا اجراء، یا 2010ء میں لاہور (پاکستان) میں جمعہ کے روز ایک ہی دن میں دو احمدیہ مساجد پر حملہ کر کے 100 کے قریب افراد کی شہادت اور بیسیوں افراد کو زخمی کرنے کی دہشت گردانہ کارروائی، ہمیشہ، ہر موقع پر خلیفۂ وقت کی بروقت رہنمائی اور آسمانی روشنی سے منور فیصلوں کے نتیجہ میں جماعت بڑی کامیابی سے ان تمام امتحانوں سے اور مخالفت اور ظلم و ستم کے شدید طوفانوں سے، ہر قسم کی قربانیاں بڑی بشاشت سے دیتے ہوئے، اور اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی، ہنستے مسکراتے، نہایت کامیابی سے سرخرو ہو کر نکلی اور اس کا قدم ہمیشہ آگے ہی بڑھتا رہا۔ اور ہمارا مخالف اپنی ناکامیوں اور نامرادیوں پر سٹپٹا کر اور ذلّت اور عبرت کا نشان بن کر رہ گیا۔

اور دنیا نے دیکھا کہ

ہمارے گھر میں اُس نے بھر دیا نور
ہر اک ظلمت کو ہم سے کر دیا دُور
ملایا خاک میں سب دشمنوں کو
کیا ہر مرحلے میں ہم کو منصور
حقیقت کھول دی اُن پر ہماری
مگر تاریکئ دل سے ہیں مجبور
ہماری فتح و نصرت دیکھ کر وہ
غم و رنج و مصیبت سے ہوئے چُور
ہماری رات بھی ہے نُور افشاں
ہماری صبح خوش ہے، شام مسرور
خدا نے ہم کو وہ جلوہ دکھایا
جو موسیٰ کو دکھایا تھا سر طور
ملے ہم کو وہ استاد و خلیفہ
کہ سارے کہہ اٹھے نُوْرٌ عَلٰی نُوْر
خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَوْفَی الْاَمَانِیْ

(کلام محمود)

الغرض یہ اور اس کے علاوہ اَور کئی قسم کی بے انتہا برکتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت علیٰ منہاج نبوت پر قائم نظام جماعت سے وابستہ افراد کو حاصل ہیں اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدی اس پر گواہ اور اللہ تعالیٰ کی اس نعتِ عظمیٰ پر اس کے شکر گزار ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"نظام کی کامیابی کا اور ترقی کا انحصار اس نظام سے منسلک لوگوں اور اس نظام کے قواعد و ضوابط کی مکمل پابندی پر ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 اگست 2003ء)

آپ نے فرمایا:

"اِس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 اگست 2003ء)

پس جہاں تک ہمارے فرض کا تعلق ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم ارشادِ ربّانی وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اور ہم سب مل کر اُس حبل اللہ کو، جو اُس نے خلافت کی صورت میں ہمیں عطا فرمائی ہے، دونوں ہاتھوں سے، مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ یعنی اعتقادی پہلو سے بھی خلیفۂ وقت سے کلّی موافقت ہو اور عملی طور پر بھی ہم اطاعتِ نظام اور اطاعتِ امام کے معیاروں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ اور ہر قسم کے تفرقہ و انتشار سے بچتے ہوئے اُس وحدت کی حفاظت کریں جو اعتصام بحبل اللہ کے نتیجے میں ہمیں حاصل ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کے زندگی بخش خطبات و خطابات، آپ کے انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں میں فرمودہ کلمات طیّبات، مختلف خطوط، پیغامات و مکتوبات، مجالسِ عرفان اور مجالس سوال و جواب میں بیان فرمودہ ارشادات و ہدایات سے علمی و عملی اور مادّی و روحانی طور پر فیضیاب ہوتے ہوئے اپنی دنیا و عاقبت کو سنوارتے چلے جائیں۔

اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ کی اِس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اِس کی برکات کے ذکر سے بھی اپنی زبانوں کو تر اور اپنے ماحول کو ہمیشہ مُعطّر رکھیں تاکہ اِس نعمت کی شکر گزاری کے نتیجہ میں ہم اور ہماری نسلیں قیامت تک اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں اور برکتوں کو حاصل کرتے چلے جائیں۔ آمین۔

بقیہ: This week with Huzoor...... از صفحہ 9

،اور میڈیا کا منہ بند کریں اور میڈیا سے تعلق پیدا کریں، میڈیا کو بتائیں۔ وہ آپ کی دعوتوں پر بھی آئیں۔ آپ کے فنکشنز پر بھی آئیں اور آپ کے آرٹیکل بھی شائع کریں کریں تو پھر خود پتہ لگ جائے گا۔ باقی پھر جو مسلمانوں کے کرتوت ہیں اس کو دیکھ کر تو پھر میڈیا نے جو دیکھنا ہے وہی بتانا ہے اور جب ہم بتاتے ہیں تو وہ بہت شرمندہ ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم سے غلطی ہوگئی ہم خلاف بولے آپ کے۔ میرے سامنے تو بے شمار لوگوں نے یہی کہا ہے اور پھر لکھتے بھی ہیں اسلام کے حق میں۔

پھر حضور نے فرمایا جی صدر صاحب کیا کہتے ہیں۔ صدر صاحب نے کہا جزاک اللہ حضور آپ کے وقت کا۔۔ حضور دعا کی درخواست ہے خدام الاحمدیہ کے لئے حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ ایسی مجلس بن جائیں ڈنمارک کی خدام الاحمدیہ کی جو نمونہ بن جائے۔ لٹریچر تقسیم کریں آپ لوگ زیادہ۔ ہر سال کم از کم ڈھائی لاکھ لٹریچر تو تقسیم ہونا چاہیے آپ کی طرف سے سے اڑھائی سے پانچ لاکھ۔ اگر خدام الاحمدیہ اڑھائی لاکھ کرے انصاراللہ بھی اڑھائی لاکھ کرے اور لجنہ ء دو لاکھ تو۔ تقریباً م پونا ملین ہو گیا سال میں۔ اور 6 سال میں پورے ڈنمارک کو بتا سکتے ہیں۔ ابھی تک تو آپ کے پانچ فیصد لوگوں کو بھی نہیں پتہ کہ احمدیت کیا چیز ہے؟

مجلس انصاراللہ ہالینڈ کے ساتھ ملاقات

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس انصاراللہ ہالینڈ کے ساتھ ایک Virtual ملاقات ہوئی جس میں حضور نے ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ کی مختلف شعبہ جات کے حوالے سے رہنمائی کی۔ ناظم تعلیم صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کتنی کتابیں آپ دیتے ہیں انصار کو پڑھنے کے لئے ایک سال میں؟ جس پر پر ناظم صاحب نے جواب دیا پہلے تو زیادہ دیتے تھے۔ لیکن اس دفعہ ہم نے ایک کتاب رکھی ہے حضور نے استفسار کیا کہ کون سی؟۔۔ موصوف نے جواب دیا کہ حقیقۃ الوحی۔۔ حضور نے فرمایا۔ ماشاء اللہ ایک سال میں پڑھنی ہے؟ یا تقسیم کیا ہے ایک، دو، سالوں میں؟ تو انہوں نے جواب دیا حضور ایک سال میں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ۔۔۔ اس میں یہ بتائیں کہ عاملہ کے ممبران میں سے کتنوں نے پڑھ لی؟ فرمایا۔۔۔ پہلے گھر سے شروع کریں۔ گھر آپ کا عاملہ ہے۔ بتائیں عاملہ کے ممبران نے پڑھی؟۔ پہلے تو عاملہ سے رپورٹ لیں، صدر صاحب سے شروع کریں اور پھر باقیوں سے پوچھتے جائیں کہ پڑھ لی؟ کتنی پڑھ لی؟ جب عاملہ نے پڑھ لی، تو پھر آپ جائیں اپنے زعماء کے پاس۔۔ پھر دیکھیں کہ زعماء نے پڑھ لی؟۔ پھر آپ جائیں اپنے ناظمین کے پاس، پھر دیکھیں انہوں نے پڑھ لی؟ پھر آپ غیر عہدیدار ناصر سے پوچھیں۔ اگر آپ عاملہ کے ممبران جو ہیں ہر لیول پہ ان سے کتابیں پڑھوالیں، یا کسی پروگرام میں بھی شامل کر لیں، تو ساٹھ فیصد آپ کی تجنید کا ویسے ہی کام ہو جاتا ہے۔ (اگر) آپ کی عاملہ جو ہے ہر لیول کی وہ Active ہو جائیں تو 60 فیصد کام تو آپ کا ہو گیا۔ اور مسئلہ ہی نہیں رہتا۔ (لیکن) مسئلہ یہ ہے کہ ہم صرف گھر بیٹھ کر آرڈر کر دیتے ہیں اور خود پڑھتے نہیں۔ آپ نے کتنی پڑھ لی ہے؟ اس پر موصوف نے جواب دیا۔۔ حضور تقریباً 70 فیصد پڑھ لی ہے۔ جس پر حضور نے استفسار کیا۔ پہلا شروع کا جو حصہ ہے۔۔ شروع کے پچاس ساٹھ صفوں میں کیا مضمون ہے؟ موصوف نے جواب دیا، اس میں حضور (حضرت مسیح موعودؑ) نے وحی کی اقسام بیان کی ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ خوابیں دیکھ کے زیادہ خوش نہ ہو جایا کرو، اصل چیز نیکی اور تقویٰ ہے خلاصہ یہ ہے اس کا۔۔ بہر حال اپنے جو قائدین ہیں ان سے بھی رپورٹ لیں۔ کہ کتنوں نے پڑھی؟ پھر زعماء سے لیں اور ناظمین سے بھی لیں۔ اگر کہیں منتظمین ہے تو ان سے بھی لیں اور پھر دوسرے انصار ممبران ہیں، مجلس کے ممبران، ان سے پوچھیں اور اپنے ہر لیول کے اوپر آپ کا جو ناظم تعلیم ہے اس کو ایکٹو کریں کہ وہ رپورٹ دیا کرے، پتا کرے۔

اس کے بعد حضور نے امیر صاحب سے ان کی صحت کے بارے میں دریافت کیا۔ امیر صاحب نے بیان کیا کہ حضور میں بہتر ہوں۔ نیز عرض کی کہ خاکسار صدر صاحب کی طرف سے بطور رکن خصوصی appoint کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا آپ کا کام ہے کہ آپ انصاراللہ کے لیے دعا کیا کریں، کہ یہ کام کیا کریں۔ اس پر امیر صاحب نے جواب دیا کہ، جی حضور میں یہ کر رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی دے۔ آمین

☆...ایک ناصر صاحب نے بیان کیا کہ حضور مجھے معاون صدر کے طور پر اور زعیم مجلس کے طور پر خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ اور حمید صاحب ہی ہیں (جو) اس مجلس میں عمر رسیدہ (ہیں)۔۔۔ پھر حضور نے فرمایا نے آپ زیادہ بوڑھے تو نہیں ہوئے؟ جس پر موصوف نے کہا کہ حضور میں ستر سال کے لگ بھگ ہونے والا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا صرف ستر کے۔۔۔ (اور مسکراتے ہوئے فرمایا) پھر تو آپ جوان ہیں میں تو اپنے آپ کو بوڑھا نہیں سمجھتا۔

☆...اس کے بعد ایک اور ناصر نے یہ سوال کیا کہ حضور ہمارے نیشنل عاملہ کے ممبران اور اسی طرح لوکل سطح پر جو عاملہ ممبران ہیں ان کے ساتھ مختلف موقعوں پر انصار کا رویہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جس سے ان کی حوصلہ شکنی ہو جاتی ہے۔ حضور ان کو حوصلہ دینے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔؟

اس پر حضور نے فرمایا اگر تو وہ ان ممبران کے لئے کام کر رہے ہیں، تو پھر تو حوصلہ شکنی جائز ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالیٰ کی خاطر کام کر رہے ہیں تو حوصلہ شکنی ناجائز ہے۔ فرمایا انصار بچے تو نہیں۔۔ ماشاء اللہ چالیس سال کی میچور عمر کے بعد انصار میں داخل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اگر کسی ناصر کی طرف سے حوصلہ شکنی ہو بھی جاتی ہے۔۔۔ حوصلہ شکنی ہوتی ہے بعض بوڑھوں کی طرف سے۔ جب بندہ پینسٹھ سال کراس کرتا ہے تو وہ بعض دفعہ سنا بھی دیتا ہے، یا پھر بعض دفعہ ہو سکتا ہے کسی نوجوان انصار کی طرف سے بھی (بات) ہو جاتی ہو۔ لیکن عموماً بوڑھوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ تو اس پر آپ لوگ یہ سوچ رکھیں اور ہر ایک کو بھی بتائیں کہ ہم نے خدا کی خاطر کام کرنا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر کام کرنا ہے تو پھر کسی دنیا والے کی حوصلہ شکنی یا ”لومتہ لائم ” کی پرواہ ہی نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ کوئی بچے تو نہیں آپ۔ ماشاء اللہ چالیس سال کی عمر گزار کے پورے میچور ہو چکے ہیں۔ اس میں تو حوصلہ شکنی ہو بھی جائے تو کیا ہے۔۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے رشتہ داروں کو بلایا تھا تبلیغ کے لیے۔ نبوت کے مقام ملنے کے بعد۔ تو روٹی کھا کے سارے دوڑ گئے تھے، تو حوصلہ شکنی کر دی تھی۔ تو کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار مان لی تھی؟ آپ صلی اللہ وسلم نے اگلی دفعہ تھوڑے عرصے بعد دوبارہ دعوت کی۔ دوبارہ پہلے اپنا پیغام پہنچایا، پھر ان کو روٹی کھلائی، اس کے باوجود بھی روٹی کھا کے چلے گئے، ڈھیٹ قسم کے لوگ۔ تو کیا حوصلہ شکنی ہو گئی؟ تو ہمیں تو مضبوط اعصاب کے مالک ہونا چاہیے۔ اور حوصلہ شکنی چاہے اپنوں کی طرف سے ہو یا غیروں کی طرف سے ہو۔ پرواہی نہیں کرنی چاہیے۔ اور یہ سوچ رکھنی چاہیے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر کام کر رہے ہیں۔ جب خدا کی خاطر کام کر رہے ہیں تو پھر کسی انسان کی تعریف یا بد تعریفی کی پرواہ ہی نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالی نے جزا دینی ہے۔ جب ہمارے کام کی اللہ تعالی نے جزا دینی ہے تو پھر اس سے جزا مانگیں، بندوں سے کیوں کسی قسم کی Reward مانگنا چاہتے ہیں؟

اس کے بعد ناظم تعلیم صاحب نے عرض کیا کہ حضور۔۔۔ ہمارے جو تعلیم کے پرچے ہوتے ہیں اس پر بہت کم رسپانس آتے ہیں Almost دس فیصد رسپانس آتا ہے اور عاملہ کی طرف سے بھی کوئی اچھا رسپانس نہیں آتا۔ حضور نے فرمایا پہلے تو عاملہ سے شروع کریں۔ عاملہ کی طرف سے بھی اگر نہیں آتا، تو صدر صاحب سے کہیں کہ ایسے ممبرانِ عاملہ کو عاملہ سے نکال دیں۔ ایک ہی علاج ہے کہ جو عاملہ ایکٹو ممبران نہیں ہیں اور بنیادی تعاون نہیں کرنے والے، اگر عاملہ والے خود نہیں کام کر رہے تو صرف افسر بنا کر تو نہیں بٹھانے کے لیے رکھے ہوئے ہم نے۔ اور یہ کہتے ہیں آپ کے قائد صاحب عمومی کہ حوصلہ شکنی ہوتی ہے اگر آپ لوگ سو فیصد کام کر رہے ہوں اور اپنے اندر پر فیکشن پیدا کر لیں اور دنیا کو پتہ ہو، ممبران کو پتہ ہو انصار کو پتہ ہو کہ ہمارے جو عہدیداران ہیں وہ کام کرنے والے ہیں اور بڑی دلجمعی سے کام کرنے والے ہیں، اور جماعتی حکم جو آتا ہے، اس پر خود بھی تعمیل کرتے ہیں اور ہمیں بھی تعمیل کروانے کے لئے کہتے ہیں۔ تو پھر وہ تعاون بھی کریں گے اور حوصلہ شکنی بھی نہیں کریں گے۔ لیکن جب یہ احساس پیدا ہو جائے کہ یہ خود تو کام کرتے نہیں، بداعتمادی کی کیفیت پیدا ہو جائے، کہ عاملہ کے ممبران تو کام کر نہیں رہے اور ہمیں کہتے ہیں کہ پرچہ حل کرو، اور خود انہوں نے پرچہ حل نہیں کیا۔ تو پھر حوصلہ شکنی نہ کریں انصار تو پھر کیا کریں۔ اس لیے ایسے ممبران جو تعاون نہیں کرتے جماعتی یا کوئی بھی پروگرام جو آپ دیتے ہیں ایک ناصر کے لئے۔ اس پر عاملہ ممبران نچلی سطح سے لے کر مرکزی سطح تک اگر کوئی تعاون نہیں کرتا تو صدر صاحب کا کام ہے کہ وہ مجھے لکھیں کہ یہ تعاون کرنے والے نہیں اس لیے ان کو ہٹا دیا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ تمہارے میں یہ، یہ کمزوریاں ہیں اس لیے تمہے ہٹایا جا رہا ہے۔ تا کہ ان میں احساس بھی پیدا ہو کہ، صرف عہدہ لینے کے لیے عہدیدار نہ بنیں بلکہ خدمت کرنے کے لئے بنیں۔ اور جب اس طرح کی سوچ پیدا ہو گی تو قائد صاحب عمومی کے سوال کا جواب بھی مل جائے گا۔ اور لوگ پھر تعاون بھی کریں گے کیونکہ اعتماد کی فضاء قائم ہو گی۔ میں نے آپکو پہلے بھی کہا تھا اپنے گھر سے شروع کریں باقی کام خود ہی ہو جائے گا۔۔ 60 فیصد کام تو ہو جاتا ہے آپ کا اگر آپکے عاملہ ممبران تعاون کرنے والے ہوں۔

ٹرانسکرائب وکمپوزنگ ابواثمار اٹھوال

This week with Huzoor

20August 2021

اس ہفتے مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے Virtual ملاقات کی سعادت ملی۔

☆...ایک خادم نے عرض کی کہ حضور میں چھ سال سے ڈنمارک میں رہ رہا ہوں یہاں کا معاشرہ پاکستانی معاشرے سے بہت مختلف ہے حضور ہم کس طرح اپنے بچوں کی اچھی تربیت بھی کریں؟ اور ساتھ ان کو Denish معاشرے کا حصہ بھی بنائیں؟

اس پر حضور نے فرمایا کمال ہو گیا چھ سالوں میں آپ کو یہ بھی نہیں پتہ چلا۔۔۔۔6 سالوں میں، میں نے اتنی باتیں کہیں ہیں۔ ان کو سنا آپ نے؟ جی حضور کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔ فرمایا کئی باتیں کی ہیں، کہ کس طرح ان کو معاشرے کا حصہ بنائیں؟ ماؤں کو بھی کہا، باپوں کو بھی کہا۔۔۔۔ کہ ایک تو یہ کہ یہاں بچوں کے ساتھ دوستی بھی پیدا کریں۔ یہاں باہر جا کے جو بھی وہ سیکھتے ہیں، باتیں کرتے ہیں، اسکول میں باتیں ہوتی ہیں، کھلی کھلی باتیں ہوتی ہیں سکول میں، ٹیچر بھی بتاتے ہیں۔ تو اس کی وجہ سے ان سے پھر آپ کو دوستی لگانی پڑے گی تاکہ ہر بات وہ آپ سے شیئر کریں اور جب وہ شیئر کریں گے تو ان باتوں کے جواب دیں بجائے شرمانے۔ بعض ایسے جواب ہوں گے کہ پاکستانی معاشرے میں جواب دیتے ہوئے آپ کو شرم آتی ہو گی۔ ان کو اسلامی نقطہ نظر سے جواب دیں۔ بعض باتیں ایسی ہوگی کہ جن کے متعلق آپ کہیں گے کہ آپ کو سکول میں بتادی گئی ہیں لیکن آپ کی عمر ابھی اس قابل نہیں ہے کہ ان باتوں کو دیکھو، سنو، جب تم بڑھے ہو گے تو آپ کو مزید پتہ چل جائے گا۔ یہ نہیں کہنا کہ تم نے غلط کیا۔ کہنا ہے کہ ٹھیک ہے تم سن لو ٹیچر کہتا ہے۔ لیکن جب تم بڑے ہو گے تو تمہیں خود ہی ان باتوں کے جواب مل جائیں گے۔ تو بچوں میں ایک تو یہ عادت ڈالیں کہ وہ آپ سے ہر بات شیئر کریں۔ دوستانہ ماحول ہو۔ دوسرے جو ان کی اچھی باتیں ہیں ان کو اختیار کریں اور جو ایسی باتیں ہیں جو ہمارے اخلاق پر اثر ڈالنے والی ہے یا دین کے خلاف ہے وہ ان کو بتائیں۔ ان کے ذہنوں میں ڈال دیں کہ تم احمدی ہوں اور احمدیت کیا چیز ہے؟ احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ ہم کیوں احمدی ہیں؟ اور ہمارے کیا مقاصد ہیں؟ اور ہم نے کیا کرنا ہے؟ دنیاداروں کے تو یہ مقصد ہیں کہ دنیا کی خواہشات اور دنیا کی چمک کے لئے پھرتے ہیں۔ لیکن ہمارے مقصد بہت بڑے بڑے ہیں۔ اسی لئے ان مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ابھی سے کوشش کرو، بچپن سے ہی۔ باقی یہ چیزیں ضمنی ہیں، معمولی ہیں۔ ان کا تمہیں خود ہی بعد میں پتہ چل جائے گا اس طرح شیئر کریں گے دوستانہ ماحول میں تو، آہستہ آہستہ پھر پھر ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوا کہ گھر میں ماں باپ نے ہماری بات سننی نہیں اور جھڑک دینا ہے یا ڈانٹ دینا ہے یا شرما کر چپ کر جانا ہے تو پھر مسائل پیدا ہوں گے۔

☆...ایک اور خادم نے سوال کیا کہ کیا دنیاوی حکومتوں کو بعض Blasphemy laws رکھنے چاہیے مثلاً قرآن کریم کو جلانے سے روکنے کے لیے وغیرہ؟

حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔۔۔۔ اس کا سوال نہیں ہے کہ Blasphemy laws رکھنا ہے یا نہیں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس چیزیں جو ہیں۔ انبیاء ہیں یا کتاب ہیں اس کی عزت اللہ تعالیٰ نے قائم کرنی ہے اور وہ کرتا ہے۔ لوگوں کے قانون سے کچھ نہیں بنتا۔ لیکن اصل چیز جو بتانے والی ہے ان لوگوں کو۔ (وہ یہ ہے کہ) تم لوگ کہتے ہو، ہمیں لوگوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور ہر طبقہ کے جذبات کے خیال کے لئے تم قانون پاس کرتے ہو۔ پھر کہتے ہو یہ آزادی اظہار ہے۔ اگر ہر ایک کو آزادی ہے۔۔ اپنے جذبات کے اظہار کی آزادی ہونی چاہیے لیکن تمہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اگر کسی کے جذبات مجروح ہوتے ہیں وہاں آزادی کی Limit لگاؤ۔ آزادی تمہیں یہ نہیں کہتی کہ تم لوگوں کی جیبوں سے پیسے نکالنا شروع کر دو، جیب کترے بن جاؤ۔ آزادی یہ نہیں کہتی کہ لوگوں کے گھروں کو توڑ کر Break in کر کے، چوری کر کے، ڈاکے ڈال کے، ان کا مال لوٹ لو۔ یہ آزادی، تو نہیں نہ کہتی۔ قانون پکڑتا ہے نا۔ اسی طرح Blasphemy laws کی سزا دو یا نہ دو لیکن کم از کم یہ پابند کرے (حکومت کہ) ہر شہری امن قائم کرنے کے لیے اپنے ملک میں، کہ ہم نے ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھنا ہے جب جذبات کا خیال رکھیں گے تو وہاں خود بخود ایک امن کی فضا قائم ہو جائے گی، اور جب امن کی فضا قائم ہو جائے گی، بھائی چارے کی فضا قائم ہو جائے گی، تو پھر کوئی دوسرے کے جذبات سے نہیں کھیلے گا، اصل چیز یہ ہے جو بتانے والی ہے۔ باقی Blasphemy laws کی اللہ تعالیٰ نے تو کوئی سزا نہیں دی اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو۔ اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو، اس قانون پر اگر عمل کر لیں گے تو سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اگر اس قانون پر عمل کر لیں گے کہ ہمارا کام صرف حق لینا نہیں حق دینا بھی ہے۔ اگر یہ پتہ چل جائے ہر شہری کو۔۔۔ تو یہ چیز مذہب سکھاتا ہے ہمیں۔ بہت سارے حقوق میں نے 2019 کے جلسے میں بیان کیے، کہ کیا حقوق ہیں؟ کچھ اب کیے، ان حقوق کا خیال رکھا جائے تو فتنہ اور فساد پیدا ہی نہیں ہوتا۔ وہاں ضرورت ہی نہیں پڑتی کہ Blasphemy laws کو Implement کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ اصل چیز یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں۔ اس کی حقیقت کو پہنچ جائیں، اس بات کی گہرائی کو پہنچ کر اس پر عمل کروانے لگ جائیں تو سارے مسائل حل ہو جائیں۔ محبت پیار اور بھائی چارہ قائم ہو جاتا ہے۔ جب یہ کام ہو جائے گا تو کوئی ایک دوسرے کے جذبات سے نہیں کھیلے گا۔ چاہے وہ مذہبی جذبات ہیں یا ذاتی جذبات ہیں۔

☆...ایک خادم نے سوال کیا کہ کیا حضور کے خیال میں ایسا وقت آئے گا کہ دجالی طاقتیں احمدی حکومتوں سے جنگ کریں گی اور اگر ایسا ہو گا تو کیا احمدیوں کو بھی قتال کرنا پڑے گا؟

فرمایا۔ جب بھی ایسا وقت، جب مذہب کو مٹانے کے لیے کوئی بھی ملک یا دنیاوی حکومت طاقت کا استعمال کرے، تو اس وقت احمدیوں کو بھی قتال کی اور جہاد کی اجازت ہے۔ عیسیٰ مسیح کرے گا جنگوں کا التواء۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جنگوں کا التواء۔۔۔ التواء کا مطلب ہے آگے چلے جانا، کچھ دیر کے لئے روک دینا، اس وقت کے لئے روک دینا جب تک یہ حالات پیدا نہ ہوں۔ ابھی وہ حالات نہیں ہیں کہ مذہب کو ختم کرنے کے لیے تلوار کا استعمال ہو رہا ہو، جب بندوق یا تلوار کا استعمال ہو گا مذہب کو ختم کرنے کے لیے، تو اس وقت مسلمانوں کو بھی جہاد کی اجازت ہے، اور احمدیوں کو سب سے بڑھ کر ہو گی اس وقت۔۔۔۔ اگر مذہب کے لیے ہیں۔ لیکن فی الحال جو جنگ لڑی جا رہی ہیں وہ جیو پولیٹیکل جنگیں ہیں۔ اور اس میں کیا ہو رہا ہے کہ خود مسلمان غیر مسلموں سے مدد لے رہے ہیں خود مسلمان غیر مسلموں سے ہتھیار خرید رہے ہیں۔ خود مسلمان۔۔۔ مسلمانوں کو مار رہے ہیں دوسروں کے ساتھ مل کے۔ پھر جہاد کیسا ہوا؟ آجکل کا جہاد۔۔ جہاد تھوڑا ہے۔ یہ جہاد تو قلمی جہاد کا وقت ہے۔ یضع الحرب حدیث میں بھی آیا ہے بخاری میں، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے ساتھ جنگوں کا خاتمہ ہو گا۔ اسی لیے ہو گا کہ دجالی طاقتیں اور جو بھی ان کے مذہبی لیڈر ہیں، وہ لٹریچر سے، قلم سے، میڈیا سے، اسلام کے خلاف باتیں کریں گے۔ اور وہی ہمیں کرنا چاہیے۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تو نہیں کہا کہ بالکل ہی ختم ہے۔ ہاں یہ کہا ہے کہ۔ یہ بات سن کر جو بھی لڑائی کو جائے گا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا۔ جو کافر تم سے مذہب کے لئے نہیں لڑ رہے ہیں۔ ان سے اگر تم لڑو گے دنیاوی Gain کے لئے تو پھر تم مار ہی کھاؤ گے اور وہ مار کھا رہے ہے مسلمان۔ بات تو سچ ہو گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہاں یہ فرمایا کہ۔۔ عیسیٰ مسیح کرے گا جنگوں کا التواء۔۔۔ یعنی ملتوی کر دی اور اس وقت تک ملتوی کر دی جب تک یہ حالات پیدا نہ ہوں۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ حالات پیدا ہوا جائیں۔ دعا کریں کہ ایسے حالات پیدا نہ ہو۔ تو پھر ٹھیک ہے احمدیوں کو جنگ اور قتال کی اجازت ہو گی اس لیے کہ وہ مذہب کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اجازت دی تھی جنگ کی، سورہ حج میں جس کا ذکر ہے، وہ کیا تھا؟ یہی کہ تمہیں اجازت اس لیے دی جاتی ہے، کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں، یہ مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں، اگر ان کے ہاتھ کو نہ روکا تو، نہ کوئی چرچ قائم رہے، گا نہ کوئی ٹیمپل قائم رہے گا نہ کوئی مسجد قائم رہے گی، ہر مذہب جو ہے اس کی عبادت گاہوں کے نام لے لئے قرآن کریم نے۔ کہ یہ چیزیں قائم نہیں رہیں گی، اس لیے تمہیں اجازت ہے جنگ کرنے کی۔ اس لیے اسلام میں جنگ کی اجازت ہے۔ جب مذہب کو ختم کرنے کے لیے جنگ لڑی جا رہی ہو۔ جیو گرافی Gain کرنے کے لئے جنگوں کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی مسلمانوں نے اس لیے جنگیں لڑیں۔ ہاں! فتنے ختم کرنے کے لیے جنگیں

لڑیں، فساد ختم کرنے کے لیے جنگیں لڑیں۔ کبھی جیوگرافی Gain لینے کے لیے جنگیں نہیں لڑیں اسلام میں۔ کم از کم خلفائے راشدین نے۔۔۔۔ بادشاہوں نے جنگیں لڑیں بعد میں، اسلامی بادشاہوں نے اسلام میں بادشاہت یا خلافت کے نام پر۔۔۔۔ مگر وہ اسلامی تعلیم نہیں تھی۔ اسلامی تعلیم تو خلفائے راشدین تک ختم ہو گئی۔ یعنی عملی تعلیم، عملی حیثیت ختم ہو گئی، باتیں جاری رہی جنگ جاری رہی (ان بادشاہوں نے) بعض جنگیں جائز بھی لڑیں اور بعض ناجائز بھی لڑیں۔ اس لیے جنگ صرف اس وقت ہے جب فتنہ اور فساد ہو اور اس کو ختم کرنا ہو۔ اس لئے قرآن شریف میں سورہ حجرات میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اگر دو ملک آپس میں جنگ لڑیں تو ان میں امن قائم کرنے کی کوشش کرو۔ اور جب وہ جنگ سے باز آ جائیں تو پھر ان سے انصاف کرو۔ اگر ایک ملک دوسرے پر زیادتی کروالا ہے تو اس کے خلاف کرو۔ لیکن جب امن قائم ہو جائے تو پھر اپنے Personal Gain کے لیے ان پر Restrictions Impose نہ کرو۔ جس طرح آج کل کی دنیا میں ہوتا ہے۔ پھر (ان کو ان کے حال پر) چھوڑ دو۔ (اور یہ کہا جائے کہ) ٹھیک ہے تم اپنی قوم کو چلاؤ، اپنے ملک کو ترقی دو، فرسٹ ورلڈ وار کے بعد یا سیکنڈ ورلڈ وار کے بعد کیا ہوا؟ ملک ٹوٹ گئے، ملکوں کی تقسیم کر دی۔ اس لیے کہ کہیں طاقت جمع کر کے دوبارہ اکٹھے نہ ہو جائیں۔ یہ تو انصاف نہیں تھا۔ مڈل ایسٹ میں جو ملکوں کے ٹکڑے کر دیے۔ وہ اسی لیے کر دیے نا۔۔ ان دجالی طاقتوں نے اور اُس وقت سے پھوٹ پڑی ہوئی ہے۔ یہ تو خود دجال کے ساتھ ملے ہوئے ہیں ہم نے کیا کرنا ہے۔

☆...ایک اور خادم نے سوال کیا کہ۔ حضور آپ آج کل عورتوں کے حقوق کے بارے میں بھی خطاب فرماتے ہیں آپ نے بتایا ہے کہ وہ اپنے خاوندوں سے کن باتوں کا مطالبہ کر سکتی ہیں؟ اسی طرح آپ نے بتایا ہے کہ قوام ہونے کے ناطے خاوندوں کے کیا فرائض ہیں؟ حضور میرا سوال یہ ہے کہ عورتوں کے کیا فرائض ہیں؟ خاوند اور اسکی فیملی کے آگے؟ مرد کے اپنے بیوی پر کیا حقوق ہیں؟

فرمایا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ آج کل آپ عورتوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں۔ آج کل تو میں عورتوں کے حقوق کی بات کر ہی نہیں رہا۔ آج کل تو میں خطبات دے رہا ہو تاریخ اسلام پر۔ ہاں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ resent تقریر میں جلسہ سالانہ کی تقریر میں آپ نے عورتوں کے حقوق کی بات کی۔۔

اگر آپ اسی تقریر کو غور سے سنیں اس بات کو چھوڑیں کہ میں پہلے کیا کچھ کہہ چکا ہوں عورتوں کو کہ کس طرح اپنے فرائض ادا کرنے چاہیے۔ اسی تقریر میں اگر آپ اس کو غور سے سنیں، میں حیران ہوں کہ لوگوں نے غور سے سنا ہی نہیں اور عورتوں نے بھی کیونکہ بعض پوائنٹ جو زیادہ ہائی لائٹ ہو گئے تھے اور ان کی فیور میں چلے گئے تھے صرف ان ہی کو دیکھا۔ اسی تقریر میں نے بتایا کہ عورتوں کے کیا حقوق ہیں؟ اور وہ جو حدیث بیان کی، ایک لمبی حدیث تھی جس کا خلاصہ میں نے بیان کیا تھا کہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے کہا کہ مرد نمازیں بھی پڑھتے ہیں، چندہ بھی دیتے ہیں، کمائی بھی کرتے ہیں اور پھر جہاد پر بھی جاتے ہیں اور حج پر بھی جاتے ہیں۔ اور عورتیں بعض دفعہ ایسے کام نہیں کر سکتی۔ تو جو گھر میں بیٹھ کر فرائض ادا کر رہی ہیں تو کیا ہمیں اس کا اتنا اجر ملے گا جتنا ان لوگوں کو جہاد وغیرہ کے برابر مل رہا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ تم لوگوں کو ملے گا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں عورتوں کو یہ نہیں کہا گیا مردوں کے حقوق نہیں ہیں۔ ان کو جو ثواب مل رہا ہے مردوں کو، عورتوں کے ثواب کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کئی جگہ یہی لکھا ہے کہ مرد کو بھی اس کے نیک کاموں کا اجر ملے گا، عورت کو بھی نیک کاموں کا اجر ملے گا اور مرد کو بھی یہ چیز ملے گی اور عورت کو بھی یہ چیز ملے گی۔ جنت میں مرد بھی ہونگے عورتیں بھی ہوں گی اور اس عورت نے جو یہ کہا تھا کہ ہم گھر کو سنبھالتی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ گھر کو سنبھالنے کا حق ادا کریں گی تو اجر ملے گا۔ اس حدیث میں اگر غور سے دیکھیں تو اس عورت نے کہا تھا کہ ہم گھر کو سنبھالتی ہیں ہیں اس کا مطلب ہے کہ وہ ذمہ داریاں ادا کرنے والی عورت ہے وہ بچوں کی حفاظت کرنے والی ہے بچوں کی تربیت کرنے والی ہے، مرد کے بچوں کی، مرد کے گھر کی نگران ہے، اس کے گھر میں جو دولت پڑی ہوئی ہے اس کی حفاظت کرنے والی ہے، اپنی عزت اور ناموس کی حفاظت کرنے والی ہے وہ مرد سے وفاداری کرنے والی ہے اور اس کے حق ادا کرنے والی ہے تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔۔ اگر تم لوگ یہ ساری باتیں کر رہی ہو، جو مردوں کے جہاد، عبادتوں اور جہاد اور فلاں فلاں کے ثواب میں اتنا اجر تم کو بھی مل جائے گا۔ تو اسی حدیث میں عورتوں کو یہ کہہ دیا کہ تم یہ کام کرو گی تو تم کو ملے گا یہ کب کہہ دیا کہ گھر بیٹھے مل جائے گا سب کچھ، اس کی لسٹ بنوائی، اس عورت نے یہ کہا تھا کہ ہم یہ یہ کرتی ہیں، کیا ہمیں اس کا اجر ملے گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر تم واقعی یہ کرتی ہو، اگر تم بچوں کی صحیح تربیت کر رہی ہو، تم خاوند کے گھر کی حفاظت کر رہی ہو اس کے پیچھے اپنی عزت کا خیال رکھ رہی ہو، اور اس کے پیسے کی حفاظت کر رہی ہو، اس کی دولت کی حفاظت کر رہی ہو، اور ہر طرح سے اس کی خدمت کر رہی ہو تو تو یقیناً ثواب ملے گا اتنا ہی جتنا مردوں کو جہاد کا ثواب ملتا ہے۔ ذمہ داری تو ڈال دی۔ آپ کہاں سے کہتے ہیں کہ میں نے صرف عورتوں کے حقوق کی بات کی؟۔ عورتوں کے متعلق تو اتنی باتیں اسی حدیث میں بیان ہو گئی ہیں جو اس نے کرنی ہے گھر کو سنبھالنے کے لیے۔ کیا آپ کے بچے کی اگر صحیح تربیت ہو جائے تو کیا عورت اس بات کی حق دار نہیں ہے کہ آپ اس سے نیک سلوک کریں؟ اگر عورت آپ کے گھر کی حفاظت کر رہی ہے تو کیا عورت اس بات کی حقدار نہیں ہے کہ اس سے نیک سلوک کریں؟ اگر عورت اپنی عزت وناموس کی حفاظت کر رہی ہے اور اپنے خاوند سے مخلص ہے اور وفادار ہے اس کا پیار کا حق ادا کرنے والی بیوی ہے۔ تو کیا وہ اس بات کی حقدار نہیں ہے کہ آپ اس سے نیک سلوک کریں؟ تو پھر کہاں سے حق آ گیا؟ حق تو دونوں کے بیان ہو گئے۔ اگر غور سے سنو تو اسی حدیث میں دونوں کے حق بیان ہو گئے ہیں۔ تو یہ سارے حق دونوں کو دیے ہوئے ہیں۔ تم یہ یہ کرو تو اس کو اجر فلاں فلاں چیز کا ہے، عورت کا اجر اس چیز کا ہے۔ ہاں مرد کو یہ کہا ہے کہ تم ان سے نیک سلوک کرو۔ عاشروھن بالمعروف جو نیک سلوک ہے وہ اسی لئے ہے کہ جب وہ تمہارے حق ادا کر رہی ہے تو پھر اس سے نیک سلوک کرو۔

☆...ایک اور خادم نے سوال کیا کہ حضور میرا سوال یہ ہے کہ ہم میڈیا میں دیکھتے ہیں میڈیا مسلمانوں کو ٹارگٹ کرتا ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیوں مسلمانوں کو ٹارگٹ کرتا ہے؟

اس پر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ تو میڈیا ہی بتا سکتا ہے، یہ تو جو پاگلوں والی حرکت کرتا ہے یا ظلم کرتا ہے وہی بتا سکتا ہے کہ کیوں کر رہے ہو؟۔ ہاں بات یہ ہے کہ اسلام کی جو حقیقی تصویر ہے وہ دنیا کو نہیں پتا۔ دنیا نے یہ دیکھا کہ سیریا میں جنگ لڑ رہے ہیں۔ مسلمان مسلمان کو مار رہا ہے۔ دنیا نے دیکھا کہ یمن میں ظلم ہو رہا ہے۔ دنیا نے یہ دیکھا کہ طالبان ظلم کر رہے ہیں۔ دنیا نے یہ دیکھا کے القاعدہ ظلم کر رہے ہیں بلاوجہ۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ کہتے ہیں کہ یورپ کے خلاف بلاوجہ بول رہے ہیں، بعض باتوں پہ۔ بعض حقائق صحیح بھی نہیں ہے۔ کوئی بو کو حرام ہے، کوئی الشباب ہے، کوئی فلاں تنظیم ہے، فلاں تنظیم ہے، جہاں جہاں ہیں، مسلمانوں کے نام پر غلط حرکتیں ہو رہی ہیں تو اس لیے دنیا ٹارگٹ کرتی ہے، ان کو اگر اسلام کی صحیح تصویر بتائی جائے، جب ہم بتاتے ہیں، پیس کانفرنس کرتے ہیں یا میں کہیں بھی جاتا ہوں دنیا میں۔ دنیا کو بتاتا ہوں پریس کانفرس میں بھی بتا دیتا ہوں، لوگوں کو بتاتا ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ یہ اسلام جو تم بتا رہے ہو اور میں کئی دفعہ بتا چکا ہوں اور کل کے خطبہ میں بھی لوگوں کے واقعات سنائے اور ہمیشہ ہی سناتا رہتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ اسلام جو تم بتاتے ہو، یہ ایسا اسلام ہے جسے ہر کوئی قبول کرنے کے لئے اور اس کے حق میں بولنے کے لیے تیار ہے۔ اس لئے ہماری طرف سے کمزوری ہے۔ کہ ہم دنیا کو بتا نہیں رہے اس زمانے میں تو حضرت مسیح علیہ السلام کی جماعت کے افراد کا ہی کام ہے کہ، دنیا کو بتائیں کہ اصل اسلام کی تصویر کیا ہے؟ اور حقیقت کیا ہے؟ تو یہ آپ لوگوں کا کام ہے۔ کوئی بھی واقعہ ہوتا ہے تو اس کے بارے میں اسلام کی تعلیم کو ہائی لائٹ کر کے بتایا کریں کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے یہ جو ہو رہا ہے یہ غلط ہو رہا ہے۔ اسلام کے متعلق مختلف وقتوں میں چھوٹے چھوٹے خط اور مضمون لکھتے رہا کریں۔ کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا کریں، اور جب دنیا کو Enlihtenment ہو جائے گی پتہ لگ جائے گا کہ کیا حقیقت ہے اسلام کی؟ تو پھر لوگ اسلام کے خلاف نہیں بولیں گے۔ تو اس زمانے میں یہ ہمارا کام ہے کہ دنیا کو بتائیں، اور جہاں تک ہو سکتا ہے ہم بتاتے ہیں۔ آپ لوگ بھی اپنے اپنے ملکوں میں بتائیں۔ امن کے لیے لٹریچر تقسیم کریں پمفلٹ تقسیم کریں۔ اس وقت تک تو آپ کا اتنا چھوٹا سا ملک ہے ڈنمارک۔ ملک کے ہر شخص تک اسلام کا امن کا پیغام پہنچ جانا چاہیے تھا حضور نے پوچھا کتنی آبادی ہے ملک کی؟ جس پر خادم نے جواب دیا پانچ ملین۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ پانچ ملین تو کوئی آبادی نہیں اس کے لیے تو آپ آسانی سے پمفلٹ پہنچا سکتے ہیں کہ اسلام کی یہ خوبصورت تصویر ہے۔ ایک دیا۔۔۔ پھر اگلا پیغام دیا کہ یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے اور اس تعلیم کو پھیلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے جب تک ہماری ہر اک شخص تک رسائی نہیں ہوتی اس تک ہم نہیں پہنچتے نہیں۔ تو یہ سارا کچھ کرنا تو آپ لوگوں کا کام ہے ان تک پہنچائیں

بقیہ صفحہ 7 پر

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: مبارک احمد منیر۔ استاد جامعۃ المبشرین برکینا فاسو

دوسری تقریب تقسیم اسناد جامعۃ المبشرین برکینا فاسو

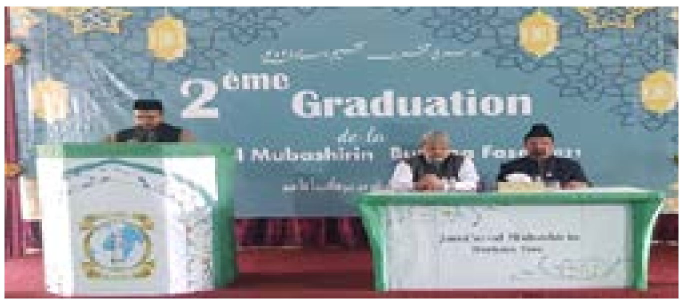

ہر مذہب و قوم کی ترقی کے لیے اور عوام کی بہبود کے لیے دو چیزیں بہت ضروری ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک تبلیغ اور دوسری تربیت ہے۔ تبلیغ سے اس مذہب کے پیغام کو دوسروں تک پہنچایا جاتا ہے اور تربیت اس قوم کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہت ضروری ہوتی ہے۔ انہیں دو کاموں کے لیے تمام انبیاءؑ اس دنیا میں آتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا تک پہنچانا اور ایمان لانے والوں کی تعلیم و تربیت کرنا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ (التوبہ: 122)

مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہو تاکہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبر دار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لَوٹیں تاکہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں

ان دونوں کاموں کے انجام دہی کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں ہی جامعہ احمدیہ کی بنیاد رکھ دی تھی۔ جس کا مقصد ایسے علماء پیدا کرنا تھا جو صحیح رنگ میں عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ہوں اور جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت میں کوئی قصر نہ اٹھا رکھیں۔ چنانچہ اس وقت دنیا کے کئی ملکوں میں جامعات کا انعقاد ہو چکا ہے جہاں سے مختلف رنگ و نسل کے مبلغین پیدا ہو رہے ہیں اور جماعت کے افراد کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ اسلام میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے برکینا فاسو میں بھی جامعۃ المبشرین کی ابتداء 2017ء میں ہوئی۔ اس جامعہ میں فرنچ ممالک سے تعلق رکھنے والے طلباء شامل ہوتے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے 59 طلباء جامعۃ المبشرین میں پڑھ رہے ہیں۔ اس سال جامعۃ المبشرین سے دوسری کلاس فارغ التحصیل ہوئی ہے۔

یکم اگست 2021ء کو دوسری فارغ التحصیل کلاس میں اسناد تقسیم کرنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف مہمانان کو مدعو کیا گیا تھا نیز فارغ التحصیل طلبأ کے والدین بھی مختلف ممالک سے اس تقریب میں شامل ہونے کے لیے خاص طور پر آئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مشنری انچارج برکینا فاسو تھے۔

تقریب کا آغاز صبح گیارہ بجے ہوا۔ مہمان خصوصی کا استقبال تمام طلبأ نے نعروں سے کیا۔ چنانچہ تقریب کا آغاز دوسرے سال کے طالب علم عزیزم اسوما فتحاؤ نے قرآن کریم کی تلاوت سے کیا نیز فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد دوسرے سال کے ہی طالب علم عزیزم ابو بکر صدیق نے اردو نظم پیش کی اور ساتھ فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم اساسو مصطفیٰ جو کہ تیسرے سال سے تعلق رکھتے ہیں، نے ایک تقریر کی جس میں جامعۃ المبشرین میں گزرے ایام کے خوبصورت لمحات و دلکش یادوں سے کچھ واقعات پیش کیے اور تمام کلاس کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے احساسات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد دوسرے سال کے طالب علم عزیزم داؤ عبد الحمید نے فارغ التحصیل کلاس کے لیے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور ان کے ساتھ گزارے ہوئے سال اور دلچسپ واقعات کا ذکر کیا۔

ان تقاریر کے بعد طلباء کے گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خوبصورت قصیدہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم حافظ محمد بلال طارق استاد جامعۃ المبشرین نے جامعہ میں ہونے والے علمی مقابلہ جات و دیگر سرگرمیوں پر مشتمل تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد امیر جماعت محمود ناصر ثاقب صاحب نے مختلف علمی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم کیے نیز فارغ التحصیل کلاس میں اسناد تقسیم کیں اور بعد ازاں طلباء کو نصائح فرمائیں اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 ممالک کونگو کنشاسا، کونگو برازاویل، مالی، بینن و برکینا فاسو سے 18 طلباء جامعۃ المبشرین سے فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

آخر میں مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے مہمانان

کرام کا شکریہ ادا کیا اور فارغ التحصیل کلاس کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ بعد ازاں مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے دعا کروائی اور طلباء کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائی گئی۔

تقریب کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور مہمانان کرام کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ فارغ التحصیل طلباء جماعت کے لیے ایک مفید وجود ثابت ہوں اور اسلام احمدیت کا پیغام دنیا تک پہنچانے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم، فرقانِ حمید میں نشہ آور اشیاء کے استعمال کی ممانعت فرمائی ہے۔ آج دنیا میں نشہ آور اشیاء کے استعمال سے نہ جانے کتنے گھر ماتم کدے بن رہے ہیں اور کتنے ہی اور ہیں جو خداداد صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:

ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 70،71)

بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

طلوع و غروب آفتاب

08 ستمبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:49	18:30
مدینہ منورہ	04:46	18:33
قادیان	04:45	18:44
ربوہ	04:25	18:23
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:58	19:33